امام جعفر صادقؑ حیات اور علمی کارنامے

سید محمد حسن اکمال

امام جعفر صادق علیہ السلام دیگر ائمہ علیہم السلام کی طرح بنی امیہ کے تاریک ترین دور میں بھی ظاہر اور پوشیدہ طور پر دین حق اور تعلیمات اسلام کی نشر و اشاعت کرتے رہے ان ستمگاروں کے خلاف مناسب موقعوں پر صدای اعتراض بلند کرتے ہوئے حقیقی اسلام سے لوگوں کو آشنا کراتے رہے، جو رسم ورواج کی گرد وغبار سے پاک صاف تھا۔

ماہ ربیع الاوّل کی ۱۷ تاریخ صداقت کے لئے راس آگئی اور قدرت نے ہر صادق کو بھیجنے کیلیئے اسی مبارک تاریخ کا انتخاب کیا اور اس طرح دادا اور پوتے کی تاریخ صداقت بھی ایک ہوگئی۔ آپ کے والد کا اسم مبارک امام محمد باقر علیہ السلام تھا اور والدہ گرامی " ام فروہ جو محمد بن ابی بکر کی پوتی تھیں اپنے زمانے کی عورتوں میں عالیشان مقام رکھتی تھیں۔ امام جعفر صادقؑ نے ان کی شان میں فرمایا۔

میری ماں ان عورتوں میں سے تھیں جو ایمان لائیں تقویٰ اختیار کیا، نیک کام کئے ، اور خدا نیک کام کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

یہ خاتون امام زین العابدینؑ اور امام محمد باقرؑ کے مکتب کی تربیت یافتہ تھیں ۔"

آپ کی تربیت جناب قاسم کی آغوش میں ہوئی جن کا شمار مدینہ کے سات عظیم فقہا میں کیا جاتا تھا اور ان کی پرورش اس محمدؐ کی آغوش میں ہوئی جن کے بارے میں امیر المومنینؑ نے فرمایا تھا کہ یہ اگرچہ ابوبکر کے صلب سے ہیں لیکن در حقیقت میرے فرزند کہے جانے کے قابل ہیں اور اس علیؑ کی فرزندی کا نتیجہ تھا کہ حاکم شام نے انہیں اتنی سخت سزادی کہ گدھے کی کھال میں بند کرکے زندہ جلوادیا۔

امام صادقؑ کا اسم گرامی جعفر تھا جس کے معنی نہر کے ہیں اور جنّت میں ایک وسیع نہر کا نام بھی جعفر ہے جس سے قدرت کی طرف سے یہ اشارہ مقصود تھا کہ آپ کے علوم وکمالات سے ایک عالم سیراب ہونے والا ہے اور آپ کے علوم کی وسعتیں جنّت کی نہروں جیسی ہیں اور آپ سے

واقعی فیض حاصل کرنے والا گویا اہل جنّت میں ہے۔

کنّیت ابوعبداللہ تھی اور القاب آپ کے یہ ہیں۔

صادق، فاضل، صابر، طاہر، قائم، کافل، منجی، وغیرہ تھے جن میں صادقؑ کا لقب رسول اکرمؐ نے اس تذکرہ میں عطا فرمایا تھا جس میں اپنے بعد کے وارثوں اور جانشینوں کا تذکرہ فرمارہے تھے اور فرمایا تھا کہ میرے اس وارث کا لقب صادقؑ ہوگا۔

آپ کے بارے میں آپ کی والدہ ماجدہ کا بیان ہے کہ شکم اقدس میں برابر ماں سے کلام کیا کرتے تھے اور ولادت کے بعد بھی سب سے پہلے زبان مبارک پر کلمہ شہادتین جاری کیا اور ایک مرتبہ پھر واضح کردیا کہ امام اسلام لاتا نہیں ہے اسلام لے کر آتا ہے۔[۱]

روایت میں منقول ہے کہ ایک دن آپ کا ایک صحابی آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اس نے دیکھا کہ آپ ایک قمیص پہنے ہوئے ہیں جس کے گریبان میں پیوند لگا ہے اور اس شخص کی نظر اس پیوند پر تھی گویا حضرت کے اس لباس پہننے پر اسے تعجب ہورہا تھا حضرت نے فرمایا تجھے کیا ہوا ہے کہ تو نے میرے اوپر عجیب گہری نظر ڈالی۔ کہنے لگا میری نگاہ اس پیوند پر ہے جو آپ کے کُرتے کے گریبان میں ہے۔ فرمایا یہ کتاب اٹھا کر پڑھو کہ اس میں کیا لکھا ہے۔

روای کہتا ہے کہ آپ کے نزدیک ایک کتاب تھی پس اس شخص نے اس میں دیکھا تو لکھا تھا کہ اس شخص میں ایمان نہیں جس میں شرم وحیا نہیں اور اس کا مال نہیں جس کی معاش میں تقدیر واندازہ نہیں اور اس کے لئے نیا لباس نہیں جس کے پاس پرانا نہ ہوا۔ امام جعفر صادقؑ نے ایک اہل مجلس کے متعلق سوال کیا کہ وہ کہاں ہے لوگوں نے بتایا کہ وہ بیمار ہے پس حضرت اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور اس کے سرہانے جا بیٹھے۔

آپ نے دیکھا کہ وہ شخص قریب المرگ ہے۔ امامؑ نے فرمایا خدا کے متعلق حسن ظن رکھو وہ شخص کہنے لگا میرا گمان خدا کے متعلق تو اچھا ہے لیکن مجھے بیٹیوں کا غم واندوہ ہے اور انہیں کے غم نے ہی مجھے بیمار کیا ہے آپ نے فرمایا۔ (الذی ترجوہ لتضعیف حسناتک ومحو سیّأتک فارجہ لا صلاح نباتک) یعنی وہ کلمہ جس سے تو نیکیوں کے کئی گنا، ہونے اور گناہوں کے محو ونابود ہونے کی امید رکھتا ہے۔ اسی سے اپنی بیٹیوں کے اصلاح حال کی بھی امید رکھو۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ میں جب معراج کی رات سدرۃ المنتہیٰ سے گزر کر اس کی شاخوں تک پہنچا

تو ان شاخوں کے بعض میوؤں کو دیکھا کہ ان کے پستان لٹک رہے ہیں ان میں سے بعض سے دودھ اور بعض سے شہد اور بعض سے روغن اور بعض سے بہت سفید قسم کا آٹا اور بعض سے کپڑے اور بعض سے سدر یعنی بیری کی طرح کی کوئی چیز نکل رہی ہے اور یہ چیزیں نیچے زمین کی طرف جارہی ہیں تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ چیزیں کہاں جارہی ہیں۔ میرے ساتھ جبرئیل تھے کیونکہ میں اس کے مقام ومرتبہ سے آگے بڑھ چکا تھا اور وہ میرے مقام سے ''رے'' رُک گیا تھا پس مجھے میرے پروردگار نے ندا کی میرے سروباطن میں اے محمدؐ میں نے ان چیزوں کو اس جگہ سے اگایا ہے جو کہ بلندترین جگہ ہے تیری امت کے مومنین کی بیٹیوں اور بیٹوں کے لئے۔پس لڑکیوں کے باپ سے کہہ دو کہ ان کا سینہ تنگی نہ کرے۔ ان کے پاس کچھ نہ ہونے کی وجہ سے کیونکہ جس طرح میں نے انہیں پیدا کیا۔ انہیں روزی بھی دوں گا۔[۲]

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:

ہم لوگ اپنے بچوں کو جب وہ پانچ سال کے ہوتے ہیں تو انہیں نماز کا حکم دیتے ہیں تم لوگ اپنے بچوں کو جب وہ سات سال کے ہوجائیں تو نماز کا حکم دو ہم لوگ اپنے بچوں کو جب وہ سات سال کے ہوجاتے ہیں تو روزے کا حکم دیتے ہیں اور جتنی ان میں برداشت کی طاقت ہوتی ہے وہ ایک دن میں رکھتے ہیں۔آدھے دن یا اس سے زیادہ یا آدھے دن سے کم ،جب ان پر بھوک پیاس کا غلبہ ہوتا ہے تو افطار کرلیتے ہیں تا کہ وہ روزہ رکھنے کے عادی ہوجائیں اور ان میں اس کی برداشت آجائے۔تم لوگ اپنے بچوں کو جب وہ نو سال کے ہوجائیں تو ان کو روزہ رکھنے کا حکم دو اور جب ان پر پیاس کا زیادہ غلبہ ہو تو افطار کرلیں۔[۳]

امام جعفر صادق علیہ السلام اور شیر دربار کا واقعہ:

ایک دن کا واقعہ ہے کہ منصور نے بابل سے ستّر جادوگروں کو بلا کر دربار میں بٹھایا تھا اور ان سے کہہ دیا تھا کہ میں عنقریب اپنے ایک دشمن کو بلانے والا ہوں ۔ وہ جب یہاں پر آئیں تو تم ان کے ساتھ کوئی ایسا کرتب کرنا جس سے وہ ذلیل ہوجائیں۔وہاں پہنچ کر آپ نے دیکھا کہ ستّر مصنوعی شیر دربار میں بیٹھے ہیں۔آپ کو غصہ آگیا اور آپ نے ان شیروں کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ اپنے بنانے والوں کو نگل لو۔وہ شیر کی تصویریں مجسّم ہوئیں اور انہوں نے سب کاہنوں کو نگل لیا یہ دیکھ

کر منصور کانپنے لگا۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد بولا۔ یا ابن رسولؐ اللہ ان شیروں کو حکم دیجئے کہ ان جادوں گروں کو اگل دیں۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا یہ نہیں ہوسکتا۔ اگر عصائے موسیٰ نے سانپوں کو اگل دیا ہوتا تو یقین ہے کہ یہ بھی اگل دیتے [۴]

امام جعفر صادق علیہ السلام کے بعض نصائح وارشادات

علاّمہ شبلنجی فرماتے ہیں۔ سعید وہ ہے جو تنہائی میں اپنے لوگوں سے بے نیاز اور خدا کی طرف جھکا ہوا پائے جو شخص کسی برادر مومن کا دل خوش کرتا ہے خداوند عالم اس کے لئے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔ جو اس کی طرف سے عبادت کرتا ہے۔ اور قبر میں مونس تنہائی قیامت میں ثابت قدمی کا باعث، منزل شفاعت میں شفیع اور جنت بن جانے میں رہبر ہوگا۔

نیکی کرنے میں جلدی کرو، اور اسے کم سمجھو، اور چھپا کے کرو عمل خیر نیک نیتی سے کرنے کو سعادت کہتے ہیں۔ توبہ میں تاخیر نفس کا دھوکا ہے۔

چار چیزیں ایسی ہیں جن کی قیمت کو کثرت سمجھنا چاہیئے۔ ۱۔ آگ۔ ۲۔ دشمنی۔ ۳۔ فقیری۔ ۴۔ مرض۔ کسی کے ساتھ بیس دن رہنا عزیز داری کے مترادف ہے۔ شیطان کے غلبہ سے بچنے کے لئے لوگوں پر احسان کرو۔ [۵]

منیٰ کا واقعہ

حج کرنے کے لئے آئے ہوئے لوگ منیٰ کے میدان میں جمع تھے۔ امام جعفر صادقؑ اپنے رفیقوں کے ہمراہ ایک گوشہ میں بیٹھے ہوئے انگور نوش کر رہے تھے۔

ایک سائل نے آکر سوال کیا۔ امام جعفر صادقؑ نے تھوڑے سے انگور لئے۔ اور چاہا کہ اسے دیدیں۔

سائل نے انگور لینے سے انکار کرتے ہوئے کہا ''مجھے انگور نہیں بلکہ رقم دیجئے'' امام جعفر صادقؑ نے فرمایا میرے پاس رقم نہیں ہے۔ سائل مایوس ہوکر چلا گیا۔ کچھ دور چلنے کے بعد وہ سائل پریشان ہوا وہ واپس آکر امامؑ سے کہنے لگا اچھا وہ انگور ہی دیدیجیے۔

امام جعفر صادقؑ نے جواب دیا۔ نہیں اب وہ انگور بھی نہیں ہیں کچھ دیر کے بعد دوسرا سائل امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے امداد طلب کی امام جعفر صادقؑ نے سائل کے

لئے ایک خوشئہ انگور اٹھایا اور دیدیا سائل نے انگور ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔ پروردگار عالم کا ہزار شکر کہ اس نے مجھے رزق سے نوازا۔ امامؑ نے یہ جملہ سنکر اس سائل سے فرمایا ذرا ٹھہر جاؤ۔ اس کے بعد امامؑ نے اپنی دونوں مٹھیوں کو انگور سے بھرا اور اسے سائل کو دیدیا۔ اس بار بھی انگور ہاتھ میں لینے کے بعد سایل نے خداوند عالم کا شکر ادا کیا۔ امام جعفر صادقؑ نے پھر اس سائل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ٹھہر جاؤ ابھی آگے نہیں بڑھنا۔ امام جعفر صادقؑ نے قریب کھڑے ہوئے اپنے صحابی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: تمہارے پاس کتنی رقم ہے۔ صحابی نے تلاش کیا تو تقریباً بیس درہم نکلے۔

امام جعفر صادقؑ نے صحابی کو حکم دیا کہ یہ ساری رقم سائل کی خدمت میں پیش کردو۔ سائل نے رقم حاصل کرنے کے بعد تیسری بار اپنے پروردگار کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا۔ اے خداوند عالم شکرو وسپاس صرف تیری ہی ذات کے لئے مخصوص ہے۔ اے خدا تو ہی نعمتوں کا ادا کرنے والا ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔''

امام جعفر صادقؑ نے یہ جملہ سننے کے بعد اپنی عبا اتاری اور سائل کی خدمت میں پیش کردی۔ اس موقع پر سائل نے اپنا لہجہ بدلتے ہوئے خود امامؑ کی شان میں چند شکر آمیز کلمات ادا کئے۔ اس کے بعد امامؑ نے سائل کو کچھ نہ دیا اور وہ چلا گیا۔ اس جگہ بیٹھے ہوئے اصحاب اور دوستان امامؑ نے کہا ہم لوگوں نے تو یہ سمجھا تھا کہ اگر سائل اسی طرح خداوند عالم کا شکر ادا کرتا رہتا تو امامؑ جعفر صادقؑ بھی سائل کو دی جانے والی رقم میں ہر بار اضافہ کرتے رہتے۔ لیکن جیسے ہی سائل کے لہجے میں تبدیلی آئی اور اس نے امام جعفر صادقؑ کا شکریہ ادا کیا تو امامؑ نے اپنا ہاتھ روک لیا۔[۶]

شاگردان اور اصحاب امام جعفر صادقؑ

امام جعفر صادقؑ کے زیر نگرانی بہت سے شاگردوں نے پرورش پائی۔ مختلف میدانوں میں اسلامی علوم ومعارف حاصل کر کے دوسروں تک پہنچائے۔ جناب شیخ طوسیؒ نے اپنی کتاب ''الرجال'' میں چار ہزار افراد کا تذکرہ کیا ہے۔ جنہوں نے امام جعفر صادقؑ سے علمی استفادہ کیا۔

مفضّل بن عمر جعفی

امام جعفر صادقؑ کے نزدیک مفضّل اتنا زیادہ عزیز تھے کہ ایک مرتبہ امامؑ نے ان سے فرمایا۔ خدا کی قسم میں تمہیں دوست رکھتا ہوں۔ اہل تشیّع کا ایک گروہ امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں

حاضر ہونے کے لئے مدینہ آیا اور امام سے اس بات کا تقاضہ کیا کہ وہ کسی ایسے شخص کو بتلائیں کہ وقت ضرورت دینی امور میں اس کی طرف رجوع کیا جاسکے۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:

جس کو سوال کرنا ہو وہ آ کر خود مجھ سے دریافت کرے۔اور پھر امامؑ نے فرمایا کہ مفضّل کے بارے میں وہ جو کچھ کہیں اس کو قبول کرو کیونکہ وہ حق کے سوا اور کچھ نہیں کہتے۔ ۷

حمران بن اعین شیبانی

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا

''حمران بن اعین مرد با ایمان ہے اور خدا کی قسم یہ اپنے دین سے ہرگز برگشتہ نہیں ہوگا۔''

صفوان حمران کے بارے میں فرماتے ہیں۔حمران اپنے دوستوں کے درمیان ہمیشہ اہلبیت علیہم السلام سے روایات بیان فرماتے تھے۔ اگر دوستوں میں کوئی شخص اہلبیت علیہم السلام کے علاوہ کسی اور کی روایت بیان کرتا تھا تو وہ اس کو قبول نہیں کرتے تھے۔ ۸

آپ کے اصحاب اور راویوں کی تعداد چار ہزار سے زیادہ ہے جنہوں نے آپؑ سے علم حاصل کیا اور دنیائے اسلام میں علوم اہل بیتؑ کو زیادہ سے زیادہ پھیلا یا درج ذیل بزرگ اصحاب کے نام ملاحظہ فرمائیں۔عبد اللہ بن بکسیر، ابان بن تغلب، حماد بن عثمان، عبد اللہ بن سکان، جمیل بن دراج، حماد بن عیسیٰ یہ چھ اصحاب ''اجماع'' کے عنوان سے کافی مشہور ہیں۔

ہشام نے امام جعفر صادقؑ سے اپنے سوالات ذیل میں پوچھا خدا کیا ہے۔؟

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ وہ شئی ہے یعنی حقیقتاً وہ ہے اس کا وجود ہے، وہ موجود ہے، لیکن نہ جسم ہے نہ شکل، نہ اسے دیکھا جاسکتا ہے اور نہ اسے لمس کیا جاسکتا ہے۔ نہ حواس پنجگانہ اس کا ادراک کرسکتے ہیں اور نہ وہم وخیال سے اسے درک کیا جاسکتا ہے۔ ہلاکت ونابودی کا اس کے یہاں گزر نہیں ہے۔ کمی اور نقصان کا وہاں سوال نہیں ہے اور نہ زمانے کا تغیر وتبدّل اس پر اثر انداز ہوسکتا ہے۔ ۹

امام جعفر صادقؑ کے بارے میں ابن عمر وشیبانی فرماتے ہیں۔

میں نے دیکھا کہ امام جعفر صادقؑ کے جسم مبارک پر ایک موٹا لباس تھا اور باغ میں بیلچہ لئے ہوئے کام کررہے تھے۔آپ کی پیشانی مبارک سے پسینہ کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ میں نے

عرض کیا۔ میں آپ پر قربان ہوجاؤں بیلچہ مجھے عنایت فرمائیے۔ میں آپ کی جگہ پر کام کروں۔

آپ نے فرمایا۔ مجھے یہ بہت پسند ہے کہ میں معیشت کے حصول کے لئے تمازت آفتاب کو برداشت کروں۔ ۱۰

امام جعفر صادقؑ نے ایک شخص کے لئے جنت میں گھر کی ضمانت لی۔

شاہان جبل (ایران میں ایک پہاڑ) سے ایک شخص ہر سال حج کے موقع پر امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ اور حضرت کے مہمان خانے میں قیام کرتا وہ آپ سے خصوصی محبت رکھتا اور اہل بیتؑ کے ماننے والوں میں سے تھا۔ ایک سال حج کے دوران امام جعفر صادقؑ کے سامنے پیش ہوا کچھ دیر وہاں ٹھہرا پھر خانہ خدا کی زیارت کی اور مکہ کی طرف چل پڑا۔ چلنے سے پہلے مدینہ میں گھر خریدنے کیلئے امام جعفر صادقؑ کو دس ہزار درہم دیئے تاکہ جب بھی مدینہ آئے اس گھر میں قیام کرے اور امام جعفر صادقؑ کے لئے تکلیف کا باعث نہ بنے۔ وہ مکہ گیا۔ اور اعمال حج کو بجالایا پھر مدینہ لوٹ آیا۔ امامؑ کی خدمت میں پہنچا عرض کیا یا بن رسولؐ اللہ! میں آپ پر قربان ہوجاؤں کیا میرے لئے گھر خریدا ہے۔

امامؑ نے فرمایا: جی ہاں تمہارے لئے گھر خریدا ہے گھر کی رجسٹری کو اسے دکھایا جب اس نے رجسٹری کو کھول کر پڑھا تو اس پر لکھا تھا:

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ یہ گھر کی رجسٹری ہے جسے جعفرؑ بن محمد نے فلاں (جبلی) کے لئے خریدا ہے۔ یہ گھر بہشت برین میں ہے کہ جس کے اردگرد رسولؐ خدا امام علیؑ، امام حسنؑ امام حسینؑ رہتے ہیں۔ اس شخص نے جب گھر کی رجسٹری پڑھی تو بہت خوش ہوا اور کہنے لگا۔ اے امامؑ آپ پر قربان، میں اس معاملہ پر راضی ہوں۔

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: وہ رقم جو تم نے مجھے گھر خریدنے کے لئے دی تھی میں نے اس رقم کو امام حسنؑ اور امام حسینؑ کی اولاد میں سے ضرورتمندوں میں تقسیم کردیا ہے۔ اور ان کی ضروریات کو پورا کیا ہے۔ امیدوار ہوں کہ خداوند متعال اسے قبول کرلے۔ اور اس کے اجر کو جنت میں تجھے عطا کرے۔ اس ماجرا کے بعد وہ شخص امامؑ کی خدمت سے رخصت ہوا اور اپنے شہر جبل لوٹ آیا۔

گھر کی رجسٹری اسکے ساتھ تھی۔ کچھ مدّت کے بعد اپنے وطن میں بیمار ہوگیا۔ اور احتضار

کی حالت آ پڑی جب اس نے احساس کیا کہ اب زندگی باقی رہنے والی نہیں ہے۔اپنے اہل وعیال کو بلوایا اور وصیت کی کہ مرنے کے بعد اس رجسٹری کو میرے کفن میں رکھ دینا اس کام کو کرنے کے لئے ان سے اس نے قسم لی۔انہوں نے بھی وصیت پر عمل کیا دفن کرتے وقت سند کو بھی کفن میں رکھ دیا۔اور قبر پر مٹی ڈال کر لوگ اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔دوسرے دن جب اس کی قبر پر فاتحہ پڑھنے کے لئے آئے۔ دیکھا تو وہی سند قبر پر پڑی ہے۔ اور اس پر لکھا تھا کہ ولی خدا جعفرؑ بن محمدؑ نے اپنا وعدہ پورا کیا۔[۱۱]

منصور دوانیقی کے کہنے پر پلائے جانے والے زہر کے نتیجہ میں ۲۵/شوال ۱۴۸ھ، ۶۵ سال کی عمر میں شہید ہوئے۔

حوالے:

۱۔نقوش عصمت،ص ۴۳۳ تا ۴۳۴۔علاّمہ ذیشان حیدر جوادی مرحوم، اکتوبر ۱۹۹۲ء، تنظیم المکاتب لکھنؤ۔

۲۔منتخب الاعمال،ص ۲۱۶ سے ۲۱۷ تک ،شیخ عباس قمی۔

۳۔من لا یحضرہ الفقیہ۔ جلد اوّل، ص ۱۵۴ الشیخ الصدوق۔

۴۔ دمہ ساکبہ ، جلد دوم۔ص ۵۱۳۔

۵۔نور الابصار،ص ۱۳۴۔

۶۔ سچی کہانیاں ، جلد اول ص ۹۰ مترجم ڈاکٹر سید اختر مہدی ، الہدیٰ اورینٹل پبلیکیشن۔ ۲۰۰۵ء۔

۷۔تحفۃ الاحباب،ص ۳۷۳۔

۸۔ رجال کشی،ص ۱۷۹۔

۹۔رہبران معصومؑ ،ص ۴۴۹ ،مجلس تحریر ادارۂ دراہ حق نور الاسلام فیض آباد، ۲۰۰۵ء۔

۱۰۔رہبران معصومؑ ،ص ۴۲۰۔مجلس تحریر ادارۂ راہ حق نور الاسلام امام باڑہ فیض آباد۔ ۲۰۰۵ء۔

۱۱۔خاندان عصمت ،ص ۱۸۳ تا ص ۱۸۴،مؤلف سید محمد تقی وارد۔انصاریان پبلیکیشن قم۔ ۲۰۰۳ء